40651 ـ كيا غير مسلموں كو حرام اشيا مثلا خنزير كا گوشت فروخت كرنا جائز ہے ؟

سوال

ميں جہاز ران كمپنى ميں كام كرتا ہوں اور آنے جانے والى كشتيوں كے معاملات نپٹانے ہوتے ہيں، ان بحرى جہازوں ميں سے اكثر جہاز اجنبى ہوتے ہيں اور ان ميں كام كرنے والے بھى غيرمسلم كمپنى كا مالك بعض اوقات ان بحرى جہازوں كو خنزير كا گوشت فروخت كرتا ہے، اور اس كا منافع ہميں تقسيم كرديتا ہے، ہم ملازم ہيں اور اس رقم كو اس ليے قبول كر ليتے ہيں كہ گوشت غير مسلموں كو فروخت ہوا ہے، اور قرآن و سنت ميں كوئى نص وارد نہيں كہ غير مسلم كو خنزير كا گوشت فروخت كرنا حرام ہے.

اور اسى طرح يہ بھى صحيح نہيں كہ ہم شراب كوقياس بنائيں، اس ليے كہ خنزير كا گوشت اور شراب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وقت سے پايا جاتا ہے، اگر اس كى حرمت چاہتے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ شراب كى طرح اس پر بھى لعنت كرتے، ليكن كچھ لوگ ايسے بھى ہيں جنہوں نے اس كے حلال ہونے ميں شك ڈالنا شروع كرديا ہے، تو كيا يہ حلال ہے يا حرام ؟

اور اس ليے بھى كہ ہم اس كى فروخت ميں شريك نہيں ہوئے تو اس منافع كو لينے ميں ہميں كوئى نقصان بھى نہيں، كيونكہ كمپنى كا مالك يہ رقم ہميں بطور صدقہ ديتا ہے، تو كيا ہم مال كى اصليت كا علم ہونے كے باوجود اس صدقہ كو قبول كرسكتے ہيں؟

اور كيا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے كوئى صريح اور واضح حديث ذكر ہے جس ميں غير مسلموں كو خنزير كا گوشت فروخت كرنے كى حرمت كى تاكيد بيان ہوئى ہو، اس ليے كہ اہل كتاب پر تو خنزير كا گوشت حرام نہيں كيا گيا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

كسى بھى شخص كے جائز نہيں كہ وہ بغير علم دين اسلام ميں فتوى دينا شروع كردے، بلكہ اسے اس چيز كى خطرناكى كا علم ہونا ضرورى ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے ايسے فعل كو حرام قرار ديتے ہوئے فرمايا:

كہہ ديجئے كہ البتہ ميرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں كو حرام كيا ہے جو علانيہ ہيں، اور جو پوشيدہ ہيں، اور

ہر گناہ کی بات کو اور کسی پر ناحق ظلم و زیادتی کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شريك ٹھراؤ جس کی اللہ تعالی نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کو تم جانتے تك نہیں الاعراف (33).

لہذا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کہتا پھر: یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، اور اس کے پاس اس کے حرام یا حلال ہونے کی کوئی صحیح دلیل بھی نہ ہو، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تا کہ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھ لوسمجھ لو کہ اللہ تعالی پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں النحل (116).

دوم:

خنزیر کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے، چاہے کسی مسلمان شخص کو فروخت کیا جائے یا کافر کو، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا کہ بہتا ہوا خون، یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاك ہے یا جو شرك کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو الانعام (145).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك عظیم قاعدہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

" بلا شبہ جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کردی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3488) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے " غاية المرام " (318) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں فتح مکہ والے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" بلاشبہ اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب، اور مردار، اور خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے "

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا گيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہميں مردار كى چربى كے متعلق بتائيں كيونكہ يہ چربى كشتيوں كو لگائى جاتى ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن كرتے ہيں؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہيں يہ حرام ہے"

پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس وقت فرمايا:

" اللہ تعالى يہوديوں كو تباہ و برباد كرے جب اللہ تعالى نے اس كى چربى حرام كى تو انہوں نے چربى كو پگھلايا اور فروخت كر كے اس كى قيمت كھالى"

صحيح بخارى حديث نمبر (1212) صحيح مسلم حديث نمبر (1581)

جملوہ: كا معنى ہے كہ انہوں نے چربى كو پگھلا ليا.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

مردار، اور شراب، اور خنزير كے بارہ ميں مسلمان اس ميں سے ہر ايك كى حرمت پر متفق ہيں اور اس كى حرمت پر اجماع ہے.

قاضى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اس حديث كے ضمن ميں يہ بھى آتا ہے كہ: جس چيز كا كھانا اور اس سے نفع حاصل كرنا جائز نہ ہو اس كا فروخت كرنا بھى جائز نہيں، اور نہ ہى اس كى قيمت كھانى جائز ہو گى، جيسا كہ حديث ميں مذكور چربى كے متعلق ہے.

ديكھيں: شرح مسلم (11 / 8).

ابن رجب حنبلى رحمہ اللہ تعالى شراب كى حرمت ميں احاديث ذكر كرنے كے بعد كہتے ہيں:

ان سب احاديث سے حاصل يہ ہوا كہ: اللہ تعالى نے جس چيز سے نفع اٹھانا حرام كيا تو اس كى خريد و فروخت اور اس كى قيمت كھانى بھى حرام ہو گى ، جيسا كہ اس كى صراحت كرتے ہوئے فرمايا:

" بلاشبہ جب اللہ تعالى نے كسى چيز كو حرام كيا تو اس كى قيمت بھى حرام كردى "

اور یہ عام اور جامع کلمہ ہے جو ہر اس چیز کو دور کردیتا ہے جس سے نفع حاصل کرنا حرام ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

جس سے نفع حاصل ہواور وہ چیز بھی بعینہ باقی رہے، مثلا بت، اس سے مقصود منفعت اللہ تعالی کے ساتھ شرك ہے اور یہ علی الاطلاق سب سے بڑی معصیت اور گناہ ہے، اور اس کے ساتھ شرکیہ کتب، اور جادو، اور بدعت و گمراہی بھی ملحق ہوتی ہے، اور اسی طرح حرام تصاویر اور حرام کردہ لہو و لعب کے آلات موسیقی وغیرہ بھی، اور اسی طرح گانے والی لونڈیوں کی خریداری بھی...

دوسری قسم:

جس چیز سے نفع حاصل کیا جائے اور وہ چیز بھی ختم ہو جائے، جب اس کا سب سے بڑا مقصد حرام ہو تو اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہو گی، جیسا کہ خنزیر اور شراب اور مردار کی خرید و فروخت حرام ہے، باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض اشیاء میں ـ مثلا مجبور اور لاچار شخص کا مردار کھانا، اور شراب سے غصہ ختم کرنا، اور اور اس سے آگ بجھانا، اور کچھ لوگوں کے ہاں خنزیر کے بالوں سے سلائی کرنا، اور خنزیر کے بالوں اور چمڑے سے نفع اٹھانا اسے جائز کہنے والوں کے ہاں، ـ لیکن جب یہ مقصود نہ تھے تو اسے مد نظر نہیں رکھا گیا اور اس خرید و فروخت حرام کر دی گئی.

لیکن خنزیر اور مردار کا سب سے بڑا مقصد کھانا تھا، اور شراب کا مقصد پینا ہے، تو ان میں اس کے علاوہ کسی چیز کی طرف التفات بھی نہیں کیا گیا، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا گیا کہ:

یہ بتائیں کہ یہ چربی کشتیوں کو لگائی جاتی ہے، اور اس سے چمڑا رنگا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

" نہیں یہ حرام ہے"

دیکھیں: جامع العلوم و الحكم (1 / 415- 416).

مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا جب کسی مسلمان کو شراب اور خنزیر نہ فروخت کیا جائے تو کیا اس کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جن کھانے وغیرہ کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے مثلا شراب، خنزیر وغیرہ کی تجارت کرنی جائز نہیں اگرچہ یہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پر اور شراب نوشی کرنے والے، اور اسے فروخت کرنے والے، اور اس کی خریداری کرنے والے، اور اسے اٹھا کر لے جانے والے، اور جس کی طرف لیجائی جا رہی ہے اس پر، اور اس کی قیمت کھانے والے، اور اسے بنانے اور بنوانے والے پر لعنت فرمائی" اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 49).

سوم:

اور سائل کا یہ کہنا کہ: (غیر مسلموں کو خنزیر فروخت کرنا حرام نہیں، اور قرآن و سنت میں اسے غیر مسلموں کو فروخت کرنے کی حرمت میں کوئی نص نہیں ہے) یہ قول صحیح نہیں، خنزیر کی خرید و فروخت کی حرمت پر قرآن و سنت اور علماء کرام کا اجماع کے دلائل بیان کیے جا چکے ہیں، ان دلائل کا عموم مسلمانوں اور غیر مسلموں کو خنزیر کی بیع کی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اس لیے کہ یہ دلائل بیع کی عام حرمت پر دلالت کرتے ہیں، اور مسلمان اور کسی غیر مسلم کا فرق نہیں کرتے.

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ: اس کی بیع کی حرمت کا مقصد اصل میں کفار پر فروخت کرنے کی حرمت ہے، تو ایسا کہنا کوئی بعید نہ ہو گا، اس لیے مسلمان کے متعلق تو اصل یہی ہے کہ مسلمان شخص خنزیر خریدتا ہی نہیں جب وہ یہ علم رکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسے حرام قرار دیا ہے تو پھر وہ اس کا کیا کرے گا؟ !

اور اسی طرح سائل کا یہ کہنا: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ہی خنزیر کا گوشت پایا جاتا ہے، اگر اس کی حرمت کا ارادہ کرتے تو اس پر بھی شراب کی طرح لعنت کرتے) یہ بھی صحیح نہیں.

کیونکہ کسی چیز کی حرمت میں یہ شرط نہیں کہ اس کام کے کرنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کریں، بلکہ صرف اتنا ہی کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرما دیں، یا پھر یہ بتادیں کہ وہ حرام ہے، جیسا کہ خنزیر کی بیع حرام کی.

چہارم:

اور رہا مسئلہ آپ کا یہ مال لینا، تو اس سلسلے میں ہم یہی کہیں گے کہ یہ علم ہوجانے کے بعد کہ یہ رقم حرام کی ہے اس سے اجتناب کرنا اور دور رہنا ہی بہتر ہے.

خاص کر آپ کا یہ مال لینا تو تمہاری جانب سے کمپنی والے کے عمل پر اقرار کی طرح ہے، حالانکہ آپ کو چاہیے

كہ مالك كو نصيحت كريں، اور اسے اس سے منع كريں اور روكيں، تا كہ وہ اس حرام كام سے رك جائے، اور پھر جو كوئى بھى كسى چيز كو اللہ تعالى كے ليے ترك كرتا ہے اللہ تعالى اسے اس سے بھى بہتر اور اچھى چيز عطا فرماتا ہے.

اور جو رقم آپ حرمت كا علم ہونے سے قبل لے چكے ہيں ان شاء اللہ اس ميں كوئى حرج نہيں.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جو كوئى اللہ تعالى كى جانب سے آئى ہوئى نصيحت سن كر رك گيا تو اس كے ليے وہى ہے جو گزر چكا، اور اس كا معاملہ اللہ تعالى كے سپرد البقرۃ (275).

آپ مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (2429) اور (8196) كے جوابات ضرور ديكھيں.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كو رزق حلال اور بابركت رزق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .